سوال

(171) جانور خریدنے کے بعد عیب پڑنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سکھر سے محمد اکرم لکھتے ہیں کہ ان عیوب کی نشاندہی کریں جو قربانی کے جانور میں نہیں ہونے چاہئیں نیز اگر جانور خریدنے کے بعد کوئی عیب پڑ جائے تو اس جانور کو ذبح کیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

متعدد احادیث میں چند عیوب کی نشاندہی کی گئی ہے جو قربانی کےلیے رکاوٹ کا باعث ہیں ایک حدیث میں قسم کے جانوروں کی قربانی کو ناجائز کہا گیا ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

(1) کانا (بھینگا) جس کا کانا پن نمایاں ہو۔

(2) بیمار جانور جس کی بیماری بالکل واضح ہو۔

(3) لنگڑا پن ظاہر ہو۔

(4) عمر رسیدہ جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ (مسند امام احمد 4/300)

ایک روایت میں ہے کہ قربانی کا جانور کا جانور خریدتے وقت آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیا جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ مقابلہ مدابرہ شرقاء اور خرقاء نہ ہو۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ 1/105)

حدیث میں مذکور عیوب کی تشریح کچھ یوں ہے "مقابلہ" وہ جانور جس کے کان اوپر کی جانب سے کٹے ہوئے ہوں "مدابرہ" وہ جانور جس کے کان نیچے کی جانب سے کٹے ہوئے ہوں "شرقاء" وہ جس کے کان لمبائی میں چرے ہوئے ہوں "خرقاء" وہ جانور جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔ ان کے علاوہ "عوراء" یعنی وہ جانور جو بالکل اندھا ہو وہ بھی قربانی کے لائق نہیں ہے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا معمول یہ تھا کہ ذبح کرتے وقت ان عیوب کو دیکھتے تھے جو قربانی کےلیے رکاوٹ کا باعث ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خریدنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے قربانی کے جانور میں عیب پڑ جائے تو وہ قربانی کے قابل نہیں رہتا اسے تبدیل کرنا چاہیے یہ ایسے ہے جیسے قربانی کے جانور کو وقت سے پہلے

ذبح کردیا جائے چنانچہ حدیث میں ہے کہ کہ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عید سے پہلے ذبح کردیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا : "کہ یہ عام گوشت ہے اس کے بدلے کوئی دوسرا اجانور ذبح کیا جائے ۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر 5507)

خریدنے کے بعد عیب پڑنے کی صورت میں بعض علما اسی جانور کو ذبح و قربانی کردینے کا فتویٰ دیتے ہیں کیوں کہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے لیے ایک دنبہ خریدا لیکن ذبح پہلے اس کی چکی ایک بھیڑیا لے گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہی جانور ذبح کرنے کی اجازت فرمائی ۔ (مسند امام احمد : 3/78)

اس کا جواب یہ ہے ۔

(1) یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ اس کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے محدثین کے ہاں یہ شخص انتہائی مجروح اور ناقابل اس سند میں محمد بن قرظہ ایک راوی ہے جو جابر جعفی کا استاد ہے کتب جرح میں اسے مجہول قرار دیا گیا ہے ۔ (خلاصۃ تہذیب الکمال ۔356)

(2) یہ کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو قربانی کے لیے رکاوٹ کا باعث ہو یعنی جانور کی چکی ہو یا نہ اس میں نقص پڑ جائے تو بھی قربانی ہو جاتی ہے جیسے قربانی کے جانور کا دانت ٹوٹ جائے تو بھی قربانی ہو جاتی ہے ۔ مختصر یہ ہے کہ جانور نامزد ہونے کے بعد اگر عیب پڑ جائے تو اس کے بدلے دوسرا جانور ذبح کرنا چاہیے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:198